خوش الحانی وطرز کے لیے حروفِ مدہ کو مقرر مقدار سے زیادہ کھینچنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:HAB-0750 تاریخ:14-05-2026

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ دورانِ قراءت خوش الحانی اور طرز پیدا کرنے کے لیے حروفِ مدہ کو مقدارِ مقررہ سے زیادہ کھینچنا شرعاً کیسا ہے؟ اگر یہ عمل ممنوع ہے، تو اس کی ممانعت کا درجہ کیا ہے؟ نیز اس سے نماز کی صحت پر کوئی اثر پڑتا ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

قرآنِ مجید، فرقانِ حمید کو خوش الحانی، حُسنِ صوت اور دِلنشیں انداز میں تلاوت کرنا یقیناً ایک پسندیدہ، محمود اور باعثِ اجر عمل ہے کہ خود احادیثِ مبارکہ میں اس کی ترغیب وارد ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ نہایت ضروری ہے کہ خوش الحانی اور لَے و سُر کے شوق میں دیدہ دانستہ قرآن مجید کو معاذاللہ طرزِ موسیقی کے قالب میں نہ ڈھالا جائے اور نہ ہی قواعدِ تجوید کی ایسی خلاف ورزی کی جائے، جس سے لحن پیدا ہو، کیونکہ لحنِ خفی کا ارتکاب مکروہ تنزیہی، جبکہ لحنِ جلی کا ارتکاب حرام ہوتا ہے۔

(1) باقی جہاں تک مدات کو کھینچنے کا تعلق ہے، تو کس مد کو کتنے الف کی مقدار کھینچنا ہے اس کی مقدار ائمہ قراءت کی جانب سے مقرر ہے، ہاں بعض مدات کے حوالے سے خود قراء حضرات کے مابین بھی اختلاف ہے کہ اس مد کو زیادہ سے زیادہ کتنے الف کھینچا جائے، بہر حال حکمِ شرعی یہ ہے کہ

اگر کوئی شخص کسی مد کو اتنا زیادہ کھینچتا ہے کہ وہ مقررہ مقدار سے نکل کر اس حد تک پہنچ جائے کہ جس حد تک کھینچنے کا کوئی بھی امامِ قراءت قائل نہ ہو، تو یہ قواعدِ تجوید کے خلاف، لحنِ خفی میں داخل اور شرعاً مکروہ وناپسندیدہ ہوگا، تاہم اس سے نماز پھر بھی فاسد نہیں ہوگی۔

(2)ہاں! اگر مد کو اتنا زیادہ کھینچا جائے کہ وہ تان کی حد میں داخل ہو جائے، اور اس کے نتیجے میں زائد حروف پیدا ہونے لگیں، مثلاً: ایک الفِ مدہ کو اس طرح کھینچا جائے کہ "ااا" کی متعدد آوازیں پیدا ہو جائیں اور ایک حرف دو یا تین حروف بن جائیں، تو یہ کھینچنا یقیناً لحنِ جلی میں داخل ہوگا، یعنی یہ گنہگار ہوگا اور اگر یہ معاملہ نماز میں ہو اور اس سے معنی فاسد ہو جائیں، مثلاً اس کی وجہ سے وہ لفظ ہی مہمل (بے معنی) ہو جائے، تو نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔

قرآنِ مجید، فرقانِ حمید کو خوش الحانی کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے، لیکن اس میں یہ خیال رکھا جائے کہ کسی حرف کو اتنا زیادہ نہ کھینچا جائے کہ وہ زائد حروف بن جائیں یا پھر اس حد تک پہنچ جائے کہ جتنی مقدار تک کھینچنے کا کوئی بھی امام قائل نہ ہو۔ چنانچہ موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے: "قال جمهور الفقهاء بجواز قراءة القرآن بالألحان إذا لم تتغير الكلمة عن وضعها، ولم يحصل باللحن تطويل بحيث يصير الحرف حرفين، أو يصل به إلى ما لم يقله أحد من القراء بل كان لمجرد تحسين الصوت، وتزيين القراءة، بل يستحب ذلك" جمہور فقہاء کا کہنا ہے کہ قرآن کو خوش الحانی کے ساتھ پڑھنا، جائز ہے، بشرطیکہ الفاظ اپنی اصل حالت سے نہ بدلیں، اور الحان کی وجہ سے حروف اس قدر نہ کھینچے جائیں کہ ایک حرف دو حروف بن جائیں، یا اس حد تک پہنچ جائے کہ جس کا کوئی بھی قاری قائل نہ ہو، پس اگر مقصد صرف آواز کو خوبصورت بنانا اور تلاوت کو مزین کرنا ہو، تو یہ مستحب ہے۔

(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ، ج35، ص215، مطابع دار الصفوہ، مصر)

فتاوی رضویہ میں ہے: "قرآن عظیم خوش الحانی سے پڑھنا جس میں لہجہ خوشنما دلکش پسندیدہ، دل آویز، غافل دلوں پر اثر ڈالنے والا ہو، اور معاذاللہ رعایت اوزان موسیقی کے لئے ہیئت نظم قرآنی کو بدلا نہ جائے، ممدود کا مقصور، مقصور کا ممدود نہ بنایا جائے، حروف مد کو کثیر فاحش کشش

جسے اصطلاح موسیقیان میں تان کہتے ہیں، نہ دی جائے، زمزمہ پیدا کرنے کے لئے بے محل غنہ ونون نہ بڑھایا جائے، غرض طرز ادا میں تبدیل وتحریف راہ نہ پائے، بیشک جائز ومرغوب، بلکہ شرعا محبوب ومندوب، بلکہ بتاکید اکید مطلوب اعلیٰ درجہ کی، زمانہ صحابہ وتابعین وائمہ دین رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین سے آج تک اس کے جواز واستحسان پر اجماع علماء ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج23، ص356، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

لحنِ خفی اور جلی کے حکم کے متعلق علمِ تجوید کی کتاب "فوائدِ مکیہ" میں ہے: **"خوش الحانی کا حکم:** اور خوش آوازی سے پڑھنا امر زائد مستحسن ہے، اگر قواعدِ تجوید کے خلاف نہ ہو، ورنہ مکروہ اگر لحنِ خفی لازم آئے، اور لحنِ جلی لازم آئے، تو حرام وممنوع ہے، پڑھنا اور سننا دونوں کا ایک حکم ہے۔

(فوائد مکیہ، ص06، حق اکیڈمی)

ائمہ قراءت سے منقول مدات کی مقدار پر اضافہ کرنا ممنوع ومکروہ ہے، جبکہ اس حد تک نہ ہو کہ اس سے زائد حروف پیدا ہوں، اس حوالے سے "المنح الفکریۃ فی شرح مقدمۃ الجزریۃ" میں علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "ثم اعلم ان الزیادۃ علی المقدار الوارد فی حد المد ایضا ممنوع فمذھب الجمھور ان قدر المد الاطول خمس الفات، وقدر المد الطویل اربع الفات وقدر المتوسط ثلاث الفات، وقدر المد فوق القصر الفان۔۔۔ والحاصل انہ لا یجوز الزیادۃ علی مقدار خمس الفات اجماعا، فما یفعلہ بعض الائمۃ واکثر المؤذنین فمن اقبح البدعۃ واشد الکراھۃ واما تقدیر الھذلی الطویل بست الفات وذلک فی کاملہ لورش فیما رواہ الحداد وابن نفیس وابن سفیان وابن غلبون فنسبوہ فی ذلک الی الوھم کما قالہ المصنف رحمہ اللہ فی نشرہ" پھر جان لو کہ مد کی مقررہ مقدار سے زیادہ کھینچنا بھی ممنوع ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک مدِ اَطول کی مقدار پانچ الف کے برابر، مدِ طویل کی چار الف، مدِ متوسط کی تین الف، اور قصر سے زائد کم ترین مد کی مقدار دو الف ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ پانچ الف سے زیادہ مد کرنا بالاتفاق (قواعد کے اعتبار سے) جائز نہیں۔ لہٰذا بعض ائمہ اور اکثر مؤذنین جو اس سے زیادہ کھینچتے ہیں، وہ نہایت قبیح بدعت اور سخت مکروہ عمل ہے۔ رہا ہذلی کا یہ قول کہ

مدِ طویل کی مقدار چھ الف ہے، اور اس نے یہ روایت کامل میں ورش کی قراءت سے حداد، ابن نفیس، ابن سفیان اور ابن غلبون کے حوالے سے نقل کی ہے، تو ائمہ نے اسے وہم قرار دیا ہے، جیسا کہ مصنف رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "النشر" میں بیان فرمایا ہے۔

(المنح الفكرية، ص241،239، مطبوعه دمشق)

واضح رہے کہ مذکورہ بالا عبارت میں جو پانچ الف سے زائد کھینچنے کو ناجائز قرار دیا گیا، اس سے مراد شرعی اعتبار سے ناجائز نہیں، بلکہ قواعدِ تجوید کے اعتبار سے ناجائز ہے، جیسا کہ ائمہ قراءت کتبِ تجوید میں جابجا اپنی اس اصطلاح کی تصریح فرما رہے ہوتے ہیں، چنانچہ اسی طرح کی ایک صورت کے متعلق "فوائد مکیہ" میں ہے: "اس فصل میں جو غیر جائز اور غیر صحیح کہا گیا ہے مراد اس سے غیر اولیٰ ہے۔" **(فوائد مكيه، ص45، حق اكيڈمی)**

مدّات کو مقررہ مقدار سے اتنا زیادہ کھینچنا کہ خروج فاحش ہو، مکروہ ہے اور لحن (خفی) میں داخل ہے، تاہم اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی الا یہ کہ تان کی حد تک ہو کہ جس سے زائد حروف پیدا ہو جائیں اور معنی فاسد ہو جائیں۔ بریقہ محمودیہ میں ہے: "لكن المفهوم من الفقهية أنه إن غير اللحن الكلمة والمعنى تفسد، وإلا فتكره قال في قاضي خان: ولو قرأ بالألحان إن غير الكلمة تفسد صلاته ثم قال فإن كان في حروف المد واللين، وهي الياء والألف والواو، لا تغير إلا إذا فحش "کتب فقہ کا مفہوم یہ ہے کہ اگر لحن کلمہ اور معنی دونوں کو تبدیل کر دے، تو مفسد نماز ہے، ورنہ مکروہ ہے، قاضی خان نے فرمایا: اگر قراءت میں لحن کرتا ہے، تو اگر معنی کو تبدیل کر دے، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ پھر فرمایا حروف مدہ اور لین جو کہ یاء، الف اور واؤ ہیں، ان میں لحن معنی کو تبدیل نہیں کرتا، مگر یہ کہ بہت زیادہ ہو۔ **(بريقه محموديه، ج03، ص66، مطبعة الحلبي)**

امام اہلسنت علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا کہ "الفِ اللہ کو تکبیرات میں کچھ دراز کر کے پڑھنا، جائز ہے یا نہیں "تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواباً فرمایا: "تھوڑا دراز کرنا، تو مستحب ہے، اسے مدِ تعظیم کہتے ہیں اور زیادہ دراز کرنا کہ حدِ اعتدال سے خروج فاحش ہو، مکروہ اور اگر معاذ اللہ تان کے طور پر ہو کہ

کچھ حروف زوائد پیدا ہوں، مثل: ”اَاَ“ تو مفسد نماز ہے۔“

(فتاوی رضویہ، ج06، ص328، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

بہار شریعت میں ہے: ”لحن کے ساتھ قرآن پڑھنا حرام ہے اور سُننا بھی حرام، مگر مدولین میں لحن ہوا، تو نماز فاسد نہ ہوگی، اگر فاحش نہ ہو کہ تان کی حد تک پہنچ جائے۔“

(بہار شریعت، ج01، ص557، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اور فتاوی رضویہ کے مذکورہ بالا جزئیہ میں مذکورہ ”کراہت“ سے مراد کراہتِ تنزیہی ہے، کیونکہ مدات کا تعلق محسناتِ تجوید سے ہوتا ہے، اور اس طرح کے محسنات کا ترک لحن خفی میں داخل اور شرعاً مکروہ تنزیہی ہی ہوتا ہے۔ سوائے مد کے ان قواعد کے، جنہیں علمائے دین نے وجوب کا درجہ دیا ہے اور اس کے ترک کو حرام قرار دیا ہے، جیسے مدِ متصل کو ایک الف کی مقدار نہ کھینچنے اور مدِ لازم کے ترک کرنے کو علمائے دین نے گناہ قرار دیا ہے۔

مد کے محسنات تجوید میں سے ہونے کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: ”جن حروف پر مد ہے، جیسے جآء، تنوٓء، جآء، یآیھا، (وہاں مد نہ کرنا) بھی اصلاً مفسد نہیں، ”فان ذلک من محسنات التجوید ولا دخل له فی المعنی بل فی اللفظ ایضا بحیث یتغیربترکه الفاظ فضلا عن المعنی“ کیونکہ یہ محسنات تجوید میں سے ہے، اس کا معنی میں، بلکہ الفاظ میں بھی کوئی دخل نہیں، کیونکہ اس کے ترک سے الفاظ میں کوئی تبدیلی نہیں آتی، چہ جائیکہ معنی میں تبدیلی آئے (ت)، ان سے اگرچہ فساد نماز نہیں، مگر کراہت ضرور ہے۔“

(فتاوی رضویہ، ج06، ص423، 424، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

مد کے قواعد کی خلاف ورزی کا تعلق لحنِ خفی سے ہوتا ہے اور اس لحنِ خفی کا ارتکاب مکروہ تنزیہی ہوتا ہے۔ نصاب التجوید میں ہے: ”لحنِ خفی: چھوٹی اور پوشیدہ غلطی کو کہتے ہیں یعنی ان چیزوں کو ترک کردینا جو حروف کی خوبصورتی اور تحسین میں اضافہ کرتی ہیں، اس سے معنی فاسد نہیں ہوتے، **مگر یہ مکروہ وناپسند غلطی ہے، شرعاً اس غلطی سے بچنا مستحب ہے۔** لحن خفی کی صورتیں: لحن خفی صفاتِ

عارضہ کے صحیح طور پر ادا نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مثلاً: اِدغام، اِقلاب، اِخفاء اور غُنّہ کا صحیح طور پر ادا نہ ہونا **اور مدات کا چھوٹا بڑا کرنا وغیرہ وغیرہ۔**"

(نصاب التجوید، ص65، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

محسنات کے ترک کے مکروہ تنزیہی ہونے کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: "محسنات کا لحاظ رکھا جائے، یہ مسنون ہے اور اس کا ترک مکروہ و ناپسند۔"

(فتاوی رضویہ، ج06، ص276، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مدِ متصل اور مدِ لازم کی رعایت کرنا ضروری ہے، جس کا تارک گنہگار ہو گا۔ جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے: "**واجب واجماعی مد متصل ہے،** منفصل کا ترک جائز ولہذا اس کا نام ہی مد جائز رکھا گیا **اور جس حرف مدہ کے بعد سکون لازم ہو، جیسے "ضالین"، "الٓمّٓ" وہاں بھی مد بالاجماع واجب** اور جس کے بعد سکون عارض ہو، جیسے "العالمین" "الرحیم" "العباد" "یوقنون" بحالت وقف یا "قَالَ اَللّٰھُمَّ" بحالت ادغام وہاں مد و قصر دونوں جائز، اس قدر ترتیل فرض و واجب ہے اور اس کا تارک گنہگار، مگر فرائضِ نماز سے نہیں (کہ) ترک مفسد صلاۃ ہو۔"

(فتاوی رضویہ، ج06، ص278، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: "اگر حالت ایسی ہے کہ تجوید کے امور ضروریہ واجبات شرعیہ ادا نہیں ہوتے، جن کا ترک موجب گناہ ہے، جیسے مد متصل بقدر ایک الف وغیرہ۔"

(فتاوی رضویہ، ج06، ص490، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

مفتی ابو حمزہ محمد حسان عطاری

26 ذو القعدۃ 1447ھ / 14 مئی 2026ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جا سکتی ہے